خوابِ آزادی

اپنی آزادی کا دیکھا خواب میں نے رات کو
یاد کرتا ہوں میں اپنے خواب کی ہر بات کو

میں نے یہ دیکھا کہ میں ہر قید سے آزاد ہوں
یہ ہُوا محسوس جیسے خود میں ''زندہ باد'' ہوں

اب مجھے قانون کا ڈر کیا، مرا قانون ہے
خود ہی کوزہ، خود ہی کوزہ گر وہی مضمون ہے

جتنی تھیں پابندیاں، وہ خود مری پابند ہیں!
وہ جو مائی باپ تھے حاکم وہ سب فرزند ہیں

ملک اپنا قوم اپنی اور سب اپنے غلام
آج کرنا ہے مجھے آزادیوں کو احترام

جس جگہ لکھا ہے مت تھوکو! میں تھوکوں گا ضرور
اب سزاوارِ سزا ہوگا نہ کوئی بھی قصور

اک ٹریفک کے پولیس والے کی کب ہے یہ مجال
وہ مجھے روکے میں رُک جاؤں یہ ہے خواب وخیال

میری سڑکیں ہیں تو میں جس طرح بھی چاہوں چلوں
جس جگہ چاہے رکوں اور جس جگہ چاہے مڑوں

سائیکل کی رات میں بتّی جلاؤں کس لیے
ناز اس قانون کے آخر اٹھاؤں کس لیے

ریل اپنی ہے تو آخر کیوں ٹکٹ لیتا پھروں
کوئی تو سمجھائے مجھ کو یہ تکلف کیوں کروں!

کیوں نہ رشوت لوں کہ جب حاکم ہوں میں سرکار ہوں
تھانوی ہرگز نہیں ہوں اب میں تھانیدار ہوں

چور بازاری کروں یا شاہ بازاری کروں!
مجھ کو حق ہے جس طرح چاہوں میں اپنا گھر بھروں

گھی میں چربی کے ملانے کی ہے آزادی مجھے
اب ڈرا سکتی نہیں گاہک کی بربادی مجھے

میں ستم گر ہوں، ستم پیشہ، ستم ایجاد ہوں!
مجھ کو یہ حق پہنچتے ہیں سب کہ میں آزاد ہوں

یک بیک جب نیند سے چونکا تو دیکھا یہ حقیر
اپنی آزادی ہی کی پابندیوں کا ہے اسیر

(شوکت تھانوی)

معنی یاد کیجیے

کوزہ	:	مٹّی کا پیالہ، کُلّھڑ
کوزہ گر	:	کوزہ بنانے والا (کمہار)
فرزند	:	سزا کے لایق
یک بیک	:	اچانک، یکا یک
حقیر	:	کم تر
اسیر	:	قیدی

© NCERT not to be republished

سوچیے اور بتائیے۔

1. شاعر نے خواب میں کیا دیکھا؟
2. شاعر کے بے خوف ہونے کی کیا وجہ تھی؟
3. ''خود ہی کوزہ، خود ہی کوزہ گر وہی مضمون ہے'' اس مصرعے میں شاعر کیا کہنا چاہتا ہے؟
4. شاعر نے اپنے آپ کو تھانے دار کیوں کہا ہے؟
5. چور بازاری اور شاہ بازاری سے کس طرح گھر بھرا جا سکتا ہے؟
6. گاہک کی بربادی گھر میں چربی ملانے سے کیسے ہو سکتی ہے؟
7. نیند سے بیدار ہونے کے بعد شاعر اپنے آپ کو کن پابندیوں میں گھرا پاتا ہے؟

مصرعوں کو مکمل کیجیے۔

ملک اپنا قوم اپنی اور سب اپنے غلام......................
......................اب سزا وارِ سزا ہوگا نہ کوئی بھی قصور
میری سڑکیں ہیں تو میں جس طرح بھی چاہوں چلوں......................
.... تھانوی ہرگز نہیں ہوں اب میں تھانیدار ہوں

نیچے لکھے لفظوں کو اپنے جملوں میں استعمال کیجیے۔

احترام سزاوار رشوت چوربازاری حقیر

ان لفظوں کے متضاد لکھیے۔

آزادی قید زندہ باد غلام اسیر بربادی

دار لگا کر لفظ بنائیے۔

ایمان عزت وفا تھانے چوکی

عملی کام

- اس نظم کا مرکزی خیال لکھیے اور جو اشعار آپ کو پسند ہوں انھیں یاد کیجیے۔
- چند مزاحیہ شعرا کے کلام کو لائبریری سے حاصل کر کے پڑھیے۔

پڑھیے، سمجھیے اور لکھیے۔

ہم نوالہ، ہم مشرب اور ہم خیال وغیرہ مرّکب الفاظ ہیں۔ ان میں ''ہم'' سابقہ کے طور پر استعمال ہوا ہے۔ اسی طرح درج ذیل کے لیے مرکب لفظ لکھیے جن کے پہلے ہم استعمال ہو۔

ایک ہی نام کا =

ایک ہی مذہب کا =

ایک شکل کا =

برابر کی عمر کا =

ساتھ سفر کرنے والا =

غور کرنے کی بات

- اس نظم کے شاعر 'شوکت تھانوی' ہیں جو اپنی ظرافت کے لیے مشہور ہیں۔ مزاحیہ ایسی نظم جس کو پڑھ کر بے اختیار ہنسی یا مسکراہٹ آ جائے اور معاشرے میں پھیلی ہوئی خرابیوں پر چوٹ بھی کی جائے وہ طنزیہ نظم کہلاتی ہے۔
- شوکت تھانوی کا اصل نام محمد عمر تھا۔ وہ تھانہ بھون ضلع مظفر نگر کے رہنے والے تھے۔ اسی لیے وہ اپنے نام کے ساتھ ''تھانوی'' لگاتے تھے۔ ان کی نظم کا یہ مصرع ع

''تھانوی ہرگز نہیں ہوں اب میں تھانے دار ہوں''

اس لیے بھی دلچسپ ہے کہ اس میں انھوں نے ''تھانوی'' کی رعایت سے لطف پیدا کرنے کے لیے خود کو ''تھانے دار'' کہا ہے۔

© NCERT not to be republished